## سوال

(1130) والدہ کا بیٹی کو پردہ کرنے سے روکنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اللہ کے فضل سے مسلمان ہوں، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے اعمال کرنے کی کوشش کرتی ہوں اور شرعی پردے کی پابندی کرتی ہوں۔ مگر میری والدہ، اللہ اسے معاف فرمائے، کو میرے اس پردے پر اعتراض ہے۔ وہ مجھے سینما اور ویڈیو وغیرہ دیکھنے کا بھی کہتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر تم یہ چیزیں نہیں دیکھو گی اور ان میں اپنا دل نہیں لگاؤ گی تو بہت جلد بوڑھی ہو جاؤ گی، تمہارے بال سفید ہو جائیں گے وغیرہ۔۔؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو چاہیئے کہ والدہ کے ساتھ نرم روی اور احسان کا معاملہ کریں اور بہترین انداز میں بات چیت کریں، کیونکہ والدہ کا حق بہت بڑا ہے۔ مگر غیر معروف (یعنی نافرمانی کے) کاموں میں اس کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ) ''طاعت صرف معروف اور نیکی کے کاموں میں ہے۔'' (صحيح بخاري، كتاب التمني باب ماجاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم، حديث: 6830 و صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية۔۔۔۔۔، حديث: 1840 و سنن ابی داود، كتاب الجهاد، باب في الطاعة، حديث: 2625۔) اور فرمایا:

(لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)

''خالق تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔''

اور یہی حکم والد اور شوہر وغیرہ کا ہے کہ مذکورہ احادیث کی روشنی میں رب کی نافرمانی کے احکام میں ان کی اطاعت نہیں ہے۔

مگر بیوی اور بچوں وغیرہ کو چاہیئے کہ ان مشکلات کے حل میں نرمی اور حسن کلام سے کام لیں، ان کے سامنے شرعی دلائل رکھیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت فرض ہونے کی وضاحت کریں، اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈرائیں اور خود حق پر ثابت قدم رہیں، اور ان امور میں اپنے شوہر یا ماں باپ کی کوئی بات تسلیم نہ کریں۔ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو میں اگر کوئی مفید قسم کے درس ہوں یا کوئی تعلیمی پروگرام ہو تو اس کے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر برے اور غلط پروگرام نہ دیکھے جائیں۔ اور اسی طرح سینما بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں کئی قسم کی برائیاں ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 795

محدث فتویٰ